صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز پیر مورخہ 16 جون 1997

(بمطابق 10 صفر 1418 ہجری)

جلد 6 | شمارہ 1

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2۔ مسند نشینوں کی نامزدگی	2
3۔ درخواستوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل	2
4۔ سالانہ بجٹ برائے سال 98-1997	3
5۔ ضمنی بجٹ برائے سال 97-1996	42

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ۔

صوبائی اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 16 جون 1997ء

بمطابق 10 صفر 1418 ہجری بوقت چار بجے سہ پہر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان چمکنی، مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ط مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَی الْكَذِبِ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ہ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ط اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ہ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ط هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ہ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰی شَیْءٍ ط اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ہ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (سورۃ المجادلۃ آیت ۱۴-۱۹)

ترجمہ: کیا تم نے دیکھا نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے دوست بنا رکھا ہے ایک ایسے گروہ کو جن کے اوپر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے، وہ نہ تمہارے ہیں اور نہ ان کے، وہ جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسمیں کھاتے ہیں، اللہ نے انکے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے، بڑے ہی برے کرتوت ہیں جو وہ کر رہے ہیں، انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے جس کی آڑ میں وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں، اس پر ان کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ اللہ سے بچانے کے لئے نہ ان کے مال کام آئیں گے اور نہ ان کی اولاد، وہ دوزخی ہیں اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس روز اللہ ہم سب کو اٹھائے گا وہ اس کے سامنے بھی اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں، وہ اپنے نزدیک یہ سمجھیں گے کہ اس سے ان کا کچھ کام بن جائے گا، خوب جان لو کہ وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہیں، شیطان ان کے اوپر مسلط ہو چکا ہے اور اس نے خدا کی یاد ان کے دلوں سے بھلا دی ہے، وہ شیطان کے گروہ کے لوگ ہیں، خبردار رہو کہ شیطان کے گروہ والے ہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔

مسند نشینوں کی نامزدگی

Mr. Speaker: In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of the North West Frontier Province, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a Panel of Chairmen for the current Session:-

1. Syed Muhammad Sabir Shah, MPA;
2. Mr. Bashir Khan Umarzai, MPA;
3. Mr. Saleem Saifullah Khan, MPA; and
4. Nawabzada Mohsin Ali Khan, MPA.

درخواستوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of the North West Frontier Province Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate a Committee on Petitions consisting of the following Members under the Chairmanship of Haji Muhammad Adeel, Deputy Speaker:-

1. Mr. Aftab Ahmad Khan Sherpao, MPA;
2. Syed Muhammad Sabir Shah, MPA;
3. Mr. Muhammad Iftikhar Khan Mohmand, MPA;
4. Mr. Hidayatullah Khan Afridi, MPA;
5. Mr.Taufiq Muhammad Khan, MPA; and

6. Malik Qaseemuddin Khalid, MPA.

سالانہ بجٹ برائے سال 98-1997

Mr. Speaker: The Hon'ble Chief Minister in his capacity as Minister for Finance, NWFP, to please present the Annual Budget for the year 1997-98 before the Assembly. The Hon'ble Chief Minister, please.

(Applause)

سردار مہتاب احمد خان (وزیر اعلیٰ): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر! آج میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 98-1997ء کے بجٹ تخمینہ جات پیش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مجھے احساس ہے کہ اس صوبہ کے عوام آج اُمید اور بہتر مستقبل کی نوید سُننے کے لئے کتنے بے چین ہیں۔ ہم عوام کا معیار زندگی بلند کرنے اور وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کا عزم لے کر آئے ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ عوام پر بوجھ ڈالے بغیر صوبے کے محاصل میں خاطرخواہ اضافہ کیا جائے۔ آئندہ مالی سال کے لئے پاکستان مسلم لیگ اور عوامی نیشنل پارٹی کی مخلوط حکومت کا پروگرام حقائق کی بنیاد پر بنایا گیا ہے جس میں تمام وسائل کے بہتر استعمال کے ذریعے ماضی کی نسبت اچھے نتائج حاصل ہونے کی توقع ہے۔ یہ بجٹ آئندہ مالی سال کی آمدن اور اخراجات کے گوشواروں تک محدود ایک دستاویز نہیں بلکہ اس صوبے کے عوام کے مستقبل کو بہتر بنانے کا ایک عملی قدم ہے۔

ہم نے بجٹ کیلئے ایسی ترجیحات مقرر کی ہیں جن میں سماجی شعبے میں عوام کا معیار زندگی بہتر کرنے کیلئے تعلیم اور صحت کے شعبوں میں محض رقوم کا اضافہ نہیں کیا بلکہ نظام میں انقلابی تبدیلیاں لا کر ان وسائل سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ اُٹھانے

کا موقع فراہم کیا ہے۔ بجٹ کی تیاری سے لے کر اس پر عملدرآمد تک یہ کوشش کی جائے گی کہ تمام وسائل انصاف کی بنیاد پر تمام لوگوں تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ پسماندہ علاقوں کی ترقی پر خصوصی توجہ بھی دی جائے۔ بنیادی ترجیحات میں مالیاتی نظم و ضبط لا کر غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرنا اور ترقیاتی اخراجات میں ہونے والی Leakages کو روکنا ہے، سادگی کو اپنانا ہے، نج کاری کی طرف توجہ دینی ہے، بند صنعتی یونٹوں کو بحال کرنے کی کوشش کرنی ہے اور ٹیکسوں کے نظام میں تبدیلی لاکر اس کے دائرہ کار میں توسیع کر کے ٹیکس ادا کرنے والوں پر بوجھ کم کرنا ہے، حکومتی امور کو شفاف بنانا اور اہلیت کے معیار کو اپنانا ہے۔

حکومت نے معاملات کو مستحکم خطوط پر استوار کرنے کا عزم کر رکھا ہے جس کیلئے آغاز کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہماری آئندہ نسلوں کا خوشحال مستقبل ہماری دسترس میں ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انصاف کی فراہمی اور اقتصادی ترقی کے ذریعے ایسا ممکن بھی ہے۔ ہم نے سرکاری خزانے کی چوری اور اس کے ناجائز استعمال کے رجحان کا قلع قمع کرنے اور ایسے منصوبوں کیلئے اس کے بامقصد استعمال کا عزم کر رکھا ہے جو اس صوبے کی خوشحالی کے ضامن ہوں گے۔ ہم ایسا ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں جو سرمایہ کاری کیلئے موافق ہو اور جس سے ترقی ممکن ہو۔ ہم اپنے مستقبل کو روز افزوں بڑھتے ہوئے قرضوں کے بوجھ تلے گروی رکھنے کی بجائے صحیح منصوبہ بندی اور بامقصد اخراجات کے ذریعے اسے تابناک بنانا چاہتے ہیں۔

جناب عالی! ہم نے نااہلیت، بدعنوانی اور صوابدیدی اختیارات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا چیلنج قبول کیا ہے۔ آگے کا سفر دشوار ضرور ہے مگر ہمیں ان لوگوں سے اپنا عہد نبھانا ہے جنہوں نے خاموش انقلاب کے ذریعے ہمیں قوم کو بے توجہی، لوٹ کھسوٹ، بے توقیری اور بد دیانتی کی طویل اور تاریک رات سے باہر نکالنے اور قومی

پر ہے۔ ملاکنڈ کی صورتحال کا ذکر کرتے ہوئے میں اپنے فرائض میں کوتاہی کر رہا ہوں گا اگر میں وزیر اعظم پاکستان، محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کو انتہائی خراج عقیدت پیش نہ کروں، جنہوں نے کمال فراخ دلی سے ملاکنڈ کی معاشی اور معاشرتی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان پیکج کی منظوری دی۔ (تالیاں)

جناب سپیکر! صوبہ سرحد اس بات پر بجا طور پر فخر کر سکتا ہے کہ صوبے کے مالی و مالیاتی حسن انتظام کی ملک بھر میں تعریف وتحسین ہوئی ہے۔ جناب، ہم بجا طور پر اس بات پر فخر کر سکتے ہیں کہ نیشنل اکنامک کونسل کے اجلاس منعقدہ 30 مئی 1996 میں یہ کہا گیا کہ "وسائل کو بروئے کار لانے سے متعلق صوبہ سرحد کی کوششیں لائق تعریف ہیں اورعالمی بنک نے اسے بہترین صوبائی حکومت قرار دیا ہے"۔ (تالیاں)

ہم نے اس بات کو یقینی بنایا ہے کہ غیر ضروری اخراجات پر سخت کنٹرول کرتے ہوئے غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی جائے اور زیادہ تر وسائل سالانہ ترقیاتی پروگرام کو منتقل ہوں۔ جس کے نتیجے کے طور پر گزشتہ سال 96-1995 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 8.082 بلین روپے کی رقم سے ریکارڈ اے۔ڈی۔پی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جا سکا۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہوا کہ غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی گئی اور ریونیو بجٹ سے وافر رقومات صوبے کے اے۔ڈی۔پی کے لئے منتقل کی گئیں۔ دوران سال حکومت نے Cash flow میں عارضی اورمعمولی Gaps کو پُر کرنے کے سوا، بجٹ کے لئے خسارے کی سرمایہ کاری یا بڑے پیمانے پر قرضہ جات حاصل نہیں کئے۔ آنے والے مالی سال 97-1996 کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم 8.712 بلین روپے تجویز کیا گیا ہے۔ سال کے دوران کوشش کی جائے گی کہ غیر ترقیاتی اخراجات کو کم کرکے اور بچت کرتے ہوئے 2.3 بلین روپے کی حد تک Resource gap پورا کیا جائے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے زیادہ رقم فراہم ہو سکے۔ (تالیاں)

جناب عالی! اگرچہ گزشتہ سال بہت سی انتظامی اور ترقیاتی ضروریات کے لئے غیر متوقع رقوم مہیا کرنا پڑیں تاہم ہم یہ اضافہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں' بجٹ تخمینہ جات 1995-96 پر 7.24 فیصد تک محدود رکھنے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ جان کر مسرت ہوگی کہ مسلسل کوششوں کے بعد ہم نے صوبے کی Own receipts کو بجٹ تخمینہ جات 1995-96 کے 1961.826 ملین روپے کے ہدف سے بڑھا کر نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں 2297.497 ملین روپے کر دیا جو کہ 17.1 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔

جناب عالی! اب میں موجودہ حکومت کی اس تاریخی کامیابی کا ذکر کروں گا جس سے 1973 کے آئین میں کئے گئے عہد کی تکمیل ہوئی ہے۔ اس سے میری مراد انتظامیہ سے عدلیہ کی علیحدگی کا تاریخی کارنامہ ہے جس کا اعزاز بجا طور پر موجودہ حکومت کو جاتا ہے۔ جوڈیشل مجسٹریٹوں کا ایک الگ کیڈر بنا دیا گیا ہے جو انتظامیہ سے الگ تھلگ براہ راست ہائی کورٹ کے زیر نگرانی کام کریں گے۔ اس کے علاوہ صوبے کی اعلیٰ ترین عدالت کو انتظامی اور مالی خود مختاری بھی دے دی گئی ہے تاکہ عدلیہ کی انتظامیہ سے علیحدگی کو ہر لحاظ سے یقینی بنایا جا سکے۔

جناب والا! Good governance کی خاطر ملازمتوں میں اصلاحات اور بدعنوانی کی بیخ کنی کے لئے کئے جانے والے اقدامات صوبائی حکومت کا اہم کارنامہ ہے۔ صوبائی حکومت ایک صوبائی مینجمنٹ اکیڈمی قائم کرنے کی تجویز بھی پیش کرتی ہے جہاں صوبائی حکومت کے MID-CAREER LEVEL افسران کی تربیت ہوگی۔ Ex-PCS (Executive Branch) اور Ex-PSS افسران کی ملازمتوں کے ڈھانچے کو معقول بنایا گیا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک سے چار گریڈ تک ریٹائر ہونے والے ملازمین کے ایک بیٹے کو انہی گریڈوں میں ملازمت دینے پر غور کیا جائے گا۔ صوبے کی تاریخ میں پہلی

مرتبہ محکمہ انسداد رشوت ستانی کی کارکردگی پر مبنی رپورٹ شائع ہوکر حکومت کو پیش ہوئی۔ صوبائی حکومت نے بدعنوانی کے معاملات میں بڑے اور چھوٹے عہدے اور گریڈ کے امتیاز کے بغیر سرکاری ملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی۔ محکمہ انسداد بدعنوانی کی کارکردگی کی بہتری کے لئے صوبائی حکومت نے انٹی کرپشن جج کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو ٹھوس تجاویز کے ساتھ اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کرے گی۔ علاوہ ازیں اپوزیشن لیڈر کی سربراہی میں ایک کمیٹی نے وسیع پیمانے پر جیلوں کی اصلاحات تجویز کی ہیں جو حکومت نے منظور کر لی ہیں اور قیدیوں کی جسمانی سزا کو ختم کرنے کے لئے قانون نافذ کر دیا ہے۔ بچوں کی مشقت کو ختم کرنے کے سلسلہ میں حکومت نے اصلاحات جاری کر دی ہیں۔

سینئیر انگلش ٹیچرز کی کثیر آسامیوں، جن کا بنیادی سکیل 15 سے بڑھا کر 16 کر دیا گیا تھا، کے پُر کرنے کے معاملے پرمشکل کا سامنا تھا۔ حکومت نے 995-961 کے دوران تین درجاتی بھرتی فارمولا وضع کرکے 660 آسامیوں کو پُر کیا۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے (Subject Specialists (BPS 17 کی 238 آسامیاں کنٹریکٹ کی بنیاد پر پُرکرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب عالی ! سال کے دوران پرائمری تعلیم کے 33.50 بلین روپے کے منصوبے کا آغاز ہوا۔ جو سال 2000 تک جاری رہے گا۔ جس کے تحت اضافی طور پر دس لاکھ بچوں کو ابتدائی تعلیم فراہم کی جائے گی اور 10650 پرائمری سکولز قائم کئے جائیں گے۔ 97-1996 کے بجٹ میں ایجوکیشن فاونڈیشن کے لئے پچاس ملین روپے رکھے گئے ہیں ۔ تعلیم کے شعبے میں ایک تاریخی قدم، وزیراعظم پاکستان کی جانب سے ہزارہ یونیورسٹی کے قیام کا اعلان اور ملاکنڈ میں چکدرہ کے مقام پر سافٹ وئیر یونیورسٹی کا قیام ہے جس سے انشاء اللہ صوبے کے ان پسماندہ علاقوں کی تقدیر بدل جائے گی۔ پرائمری

تعلیم کو لازمی قرار دینے کا مجوزہ قانون اس حکومت کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہو گا۔

گزشتہ سال کے وعدے کے مطابق ہیلتھ فاؤنڈیشن قائم کر دی گئی تھی اور اس نے نجی شعبے کی شراکت سے خاص طور پر دہی علاقوں میں طبی سہولتوں کی توسیع کا کام 1995-96 کے دوران شروع کر دیا ہے۔ سال 1995-96 میں فاونڈیشن کو 30 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی اور اب اس کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام 1996-97 میں 50 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جناب والا! موجودہ حکومت نے اپنے وعدے کے مطابق 1175 ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز بھرتی کرنے کا اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

(تالیاں)

اس سے نہ صرف دیہی طبی مراکز میں ڈاکٹروں کی عدم دستیابی ختم ہوگئی ہے بلکہ بے روزگار ڈاکٹروں کو روزگار بھی فراہم ہوا ہے جو کہ ایک انقلابی قدم ہے۔ صوبائی صدر مقام، پشاور میں طبی سہولتیں مدت سے شدید دباؤ کا شکار ہیں۔ ہم وزیر اعظم پاکستان، محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے پشاور میں طبی سہولتوں کی توسیع کے لئے فراخدلی سے، وفاقی امداد سے 500 بستروں پر مشتمل بے نظیر بھٹو ہسپتال کے قیام کا اعلان کیا ہے۔ (تالیاں)

جناب عالی! صحت کے شعبے میں وہ اصلاحات جن کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی، یعنی زیادہ مرکزیت میں کمی، خود مختاری، سہولتوں کی بہتر فراہمی اور User charges کو معقول بنا کر نافذ کی گئی ہیں۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس اور کرک کا ہسپتال انشاء اللہ سال رواں میں کام شروع کر دے گا۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس موجودہ حکومت کا ایک بے مثال کارنامہ ہوگا جہاں چوبیس گھنٹے کی بنیاد پر اعلیٰ درجے کی خصوصی طبی نگہداشت دستیاب ہو گی۔

جناب سپیکر! ماحول کا تحفظ، قیام اور بہتری آپ کی حکومت کی اولین توجہ کا

جناب سپیکر! اس معزز ایوان کے سامنے اپنی اوّلین تقریر میں تیز تر انقلابی اصلاحات کے پیکج کا اعلان کیا تھا جس کے چیدہ چیدہ پہلو یہ تھے۔

۱) Good governance یعنی حسنِ انتظام یا بہتر حکومت

۲) سماجی انصاف

۳) قانونی اصلاحات

۴) بہتر مالیاتی و معاشی نظم

۵) محصولات کی اصلاحات

۶) صنعت و محنت کے شعبوں میں اصلاحات

۷) انسانی وسائل کی بہتری لیں سرمایہ کاری

۸) صحت و تعلیم کے شعبوں میں اصلاحات

۹) جیلوں کے نظام میں اصلاحات

۱۰) شہری آبادیوں کی ترقی

۱۱) مقامی حکومت خود اختیاری

۱۲) حکومت کی تنظیمِ نو اور تحصیل کی سطح تک اختیارات کی منتقلی

۱۳) مستقبل میں ناقابل برداشت بوجھ بننے والے غیر معاشی، غیر کفایتی اور بلا سوچے سمجھے بنائے گئے منصوبوں کی بجائے ایک ایسی ترقیاتی منصوبہ بندی جس میں غور و فکر کے بعد ترجیحی اور کفایتی منصوبے شامل ہوں۔

جناب عالی! میں اعتراف کرتا ہوں کہ ہم کامیابیوں سے مطمئن نہیں ہیں لیکن نا امید ہرگز نہیں۔ مجھے اپنے الفاظ دہرانے کی اجازت دیجئے کہ ہم اس بھاری پتھر کو چوم کر رکھ نہ چھوڑیں گے بلکہ اسے اپنے کندھوں پر رکھ کر منزل مقصود تک پہنچائیں گے۔

(تالیاں)

اس عمل میں مجھے تمام جماعتوں سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین کی فعال تائید و حمایت درکار ہو گی۔ سب سے بڑھ کر مجھے ان عوام کی تائید و حمایت کی ضرورت ہو گی جنہوں نے ہم سے بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ یہ ایک عظیم قرض ہے جسے ہم نے اپنے عوام اور مستقبل کی نسلوں کو ادا کرنا ہے۔

جناب سپیکر! وسائل کے شدید بحران اور کچھ دوسرے مسائل کے باوجود ہم نے کچھ شعبوں میں خاصی پیش رفت کی ہے۔

صنعتی ترقی کی وسعت اور احیاء کی غرض سے جلد ہی ایک صنعتی اور لیبر پیکج کا اعلان کیا جائے گا۔ ایسے بیمار کارخانے، جن میں مزدوروں کی زیادہ کھپت ہو، دوبارہ چالو کئے جائیں گے۔ ہم صنعتکاروں اور مزدوروں کو ساتھ لے کر چلیں گے۔

(تالیاں)

ہم صوبائی سطح پر پہلی بار NWFP Industrial Revival and Growth Fund قائم کرنے کی ایک تجویز پیش کر رہے ہیں جس کا حجم پچاس کروڑ روپے ہو گا۔

(تالیاں)

اس کے مرکزی حصے کے طور پر صوبائی حکومت پچیس کروڑ روپے فراہم کرے گی جبکہ مقامی اور غیر ملکی بینک اور امداد دہندگان اتنی ہی رقم فراہم کرینگے۔ اس رقم سے ترغیبات کا ایک پیکج، بجلی کی قیمت اور مارک اَپ کی شرح میں کمی وغیرہ سے متعلق تیار کیا جائے گا۔ تجویز یہ ہے کہ اس فنڈ کو حتمی طور پر دو سے تین ارب روپے کی سطح تک لایا جائے اور اس کے استعمال سے حاصل ہونے والے فائدے سے صنعتی شعبہ واپس اس میں کچھ حصہ ڈالتا رہے تاکہ یہ Revolving Fund ہمیشہ اسی سطح پر قائم رہے۔ اس سلسلے میں وفاقی حکومت سے بھی مناسب حصہ فراہم کرنے کیلئے رابطہ کیا جائے گا۔

ترغیبات کو پیداواری کارکردگی کے معیار Value added کفایت، برآمد اور

مواقع روزگار سے مشروط کیا جائے گا، کوئی بندر بانٹ نہیں ہوگی، ترغیبات کا پیکج خالصتاً استحقاق اور کارکردگی کی بنیاد پر ہوگا۔ نئی، درمیانی، چھوٹے پیمانے اور کاٹیج انڈسٹریز کو خاطر خواہ توجہ اور ترجیح دی جائے گی۔ جدید تر State of the Arts صنعتوں کیلئے وسیع تر ترغیبات کے مزید Packages فراہم کئے جائیں گے۔

(تالیاں)

واجب الادا ٹیکسوں کی ادائیگی اور قرضوں کی بر وقت واپسی کو اہلیت کا معیار تصور کرتے ہوئے Weightage دی جائے گی۔ یہ پیکج سادہ ہوگا اور افسر شاہی کی مداخلت سے پاک ہوگا۔ یہ پیکج One window operation کی بنیاد پر سٹیٹ بینک کے زیرنگرانی رہے گا۔ صوبہ سرحد کی صنعتی احیاء و ترقی کے فنڈ کا ایک بورڈ تشکیل ہوگا جس میں بینکوں، صنعکاروں، تاجروں، امداد دہندگان، سٹیٹ بینک اور صوبائی حکومت کے نمائندے شامل ہوں گے تاکہ بنیادی رہنما اصول اورسمتیں وضع کی جائیں اور مجموعی جائزہ لیا جاتا رہے۔ اسلام آباد، پشاور کی دوہری شاہراہ کے ساتھ اور دیگر موزوں علاقوں میں نئے صنعتی علاقے قائم کئے جائیں گے۔

(تالیاں)

کم ترقی یافتہ علاقوں پر خاص توجہ دی جائے گی۔ وفاقی حکومت کی طرف سے بینکوں پر ایکسائز ڈیوٹی واپس لینے سے Lending rates میں دو فیصد تک کمی کی توقع ہے۔ فنڈ سے ترغیبات فراہم کر کے ہم صنعتوں کو ایسی شرح پر قرضے فراہم کر سکیں گے جن سے صنعتی ترقی کو بے حد Boost ملے گا۔ بجلی کی لاگت میں رعایت سے مزید افزائش کی راہ ہموار ہوگی۔ اگر اس فنڈ کا انتظام صحیح طور پر چلایا گیا تو انشاء اللہ اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، صنعتی ترقی بڑھے گی اور افغانستان اور وسطی ایشیا کے ساتھ تجارت کے مواقع وسیع تر ہوں گے اور اس صوبے کے عوام کی زندگی میں واضح تبدیلی آئے گی۔

جناب عالی! ہم محنت کشوں کو ترغیبات اور سہولیات فراہم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ تکنیکی شعبوں میں ترغیب فراہم کی جائے گی اور مزدوروں کے رہن سہن کی حالت کو بہتر بنایا جائے گا۔ ہمیں یقین ہے کہ مزدوروں، صنعتکاروں اور حکومت کے ساتھ مل کر سرمایہ کاری کیلئے عمدہ فضا قائم کریں گے تاکہ صوبہ سرحد پورے جنوبی ایشیاء میں سرمایہ کاری کیلئے ایک پُرکشش خطہ بن سکے۔

جناب عالی! معاملات کو صاف و شفاف رکھنا ہماری پالیسی ہے۔ صوابدید کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ترقیاتی پروگرام کی سکیموں کی لاگت میں اضافے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی سخت نگرانی اور فنڈز کے غلط استعمال یا اخراجات میں اسراف کی صورت میں احتساب کا نفاذ ہوگا۔ رشوت اور کمیشن کا مکمل خاتمہ کر دیا جائیگا۔ آسامیوں کی فروخت کے سارے راستے بند کئے جا رہے ہیں۔ ٹیکنیکل اور دوسرے محکمے جہاں بے نتیجہ اور فضول اخراجات کریں گے، وہاں ان کی لاگت متعلقہ اہلکاروں سے وصول کی جائے گی۔ تمام خرید وسیع تشہیر کے بعد محکمہ جاتی Purchase Committee کے ذریعے ہوگی۔ ٹھیکہ دینے کے عمل کو زیادہ شفاف بنایا جائے گا۔ محصول اور برآمدی ٹیکس کے نظام کی اصلاح کیلئے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے تاکہ محصول چونگی کے اہلکار عام شہریوں سے جو توہین آمیز سلوک کرتے ہیں، اس کا خاتمہ کیا جائے؛ نظام کو آسان اور جدید بنایا جائے اور Leakages کی روک تھام ہو۔ اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کو Up-grade کیا جائے گا اور سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کی اجازت کا اختیار افسران سے واپس لیا جائے گا۔ اس سلسلے میں صوبہ میں تعینات مرکزی حکومت کے افسران کیلئے بھی مرکزی حکومت سے معاملہ اُٹھایا جائے گا۔ صنعت، حکومت کے حجم میں کمی، محصولات اور وسائل کے نظام میں اصلاحات، حصول اراضی اور سرکاری اراضی کی Disposal policy پر Task Forces تشکیل دی گئی ہیں، جن کی رپورٹیں آنا شروع ہو گئی ہیں اور اس

سلسلے میں عملی اقدامات کا اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔ ٹیلیفون، پٹرول، ٹی۔اے/ ڈی۔اے کے اخراجات پر سختی سے کنٹرول کیا جائے گا اور ان کے استعمال کی حدود کو واضح کیا جائے گا۔

جنگلات کے شعبہ میں وسیع البنیاد اصلاحات کا عمل جاری ہے۔ ایک آزاد اور خود مختار فارسٹری کمیشن کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جو صوبے کے جنگلات کی مناسب نگہداشت اور افزائش و ترقی کے بارے میں حکومت کو مشورے دے گا۔ زرعی انکم ٹیکس کی وصولی جاری ہے اور اس سلسلے میں مزید وصولی کو بہتر بنانے کی کوششیں کی جائیں گی۔

جناب سپیکر! ہم صوبے کی معاشی اور صنعتی ترقی کیلئے بینک آف خیبر کے کردار کو فعال تر بنائیں گے۔ اس ضمن میں بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور بینکوں کا تعاون بھی حاصل کیا جائے گا۔ چھوٹے اور درمیانے پیمانے کی کاٹیج انڈسٹری اور سیاحت کے فروغ کو نجی شعبے کے تعاون سے خصوصی توجہ حاصل رہے گی۔

جناب سپیکر! تعلیم کے میدان میں ہزارہ یونیورسٹی پر عملی پیش رفت آئندہ مالی سال کے دوران کی جائے گی۔ اس یونیورسٹی میں جدید سائنسی بنیادوں پر تعلیم کو ترجیح دی جائے گی۔ اگلے سال ہم غیر ملکی امداد سے آٹھویں جماعت تک تعلیم کے Elementary Schooling کے ایک انقلابی تصور کو روشناس کرا رہے ہیں۔ اگلے تین برسوں میں چھ سو پرائمری سکولوں کو مڈل سکولوں میں تبدیل کیا جائے گا۔

(تالیاں)

اسی طرح اگلے سال بٹگرام، ہری پور، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں جدید پبلک سکولز قائم ہوں گے اور تیمرگرہ میں پہلے سے موجود سکول کیلئے عمارت تعمیر ہو گی

(تالیاں)

جہاں اعلیٰ قابلیت کے اساتذہ تعینات ہوں گے، بہتر سہولیات میسر ہوں گی، جدید طرز کے کلاس رومز اور تجربہ گاہیں ہوں گی۔ مستقبل میں یہ سکول دس مزید مقامات پر قائم کئے جائیں گے اور ان سکولوں کو مقامی آبادیاں ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ملکر چلائیں گی۔ تعلیم کے شعبے میں استحکام، معیار، کمپیوٹر اور ٹیکنیکل تعلیم، امتحانی نظام میں اصلاح احوال اور میرٹ پر ہرگز سمجھوتہ نہ کرنے پر زور دیا جائے گا۔ ایجوکیشن فاونڈیشن، جو گزشتہ ڈیڑھ سال میں اپنے بورڈ کا اجلاس تک نہ بلا سکا تھا، کو فعال بنانے کیلئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں تاکہ پرائیویٹ سیکٹرز بھی تعلیم کے شعبہ میں حکومت کی مدد کر سکیں۔ اس سلسلے میں دیہی علاقوں کو ترجیح دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے شعبہ میں شدید سرجری کی سخت ضرورت ہے۔ صوبے میں صحت کا نظام مرکزیت اور بد انتظامی کا شکار ہے۔ یہاں شہریوں کو کرب اور اذیت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ یہ ایک ایسے دل کی مانند ہے جس نے کام کرنا بند کر دیا ہو۔ اب ضرورت تبدیلیٔ قلب کی ہے۔ صوبے کے بڑے ہسپتالوں میں صحت و خدمت گزاری، انتظام و انصرام، توجہ اور نگہداشت، عدم مرکزیت اور زیادہ خود مختاری کے سلسلے میں ابتداء ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں ضلعی اور تحصیل کی سطح کے ہسپتالوں میں دستیاب سہولیات اور دیہی مراکز کو بہتر بنایا جائے گا تاکہ بڑے ہسپتالوں پر دباؤ کو کم کیا جا سکے۔ حکومت سرحد کی درخواست پر وفاقی حکومت اگلے سال ایوب میڈیکل کالج اور کمپلیکس کی تعمیر کی تکمیل کیلئے 225 ملین روپے فراہم کرے گی۔ اس بڑے ہسپتال کو اگلے چند ماہ میں Operational کر دیا جائے گا۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس آٹھ سال پہلے مکمل ہوا تھا لیکن ابھی تک چالو نہیں کیا جا سکا تھا، موجودہ حکومت نے اسے صرف تین ماہ کے عرصہ میں چالو کر دیا ہے۔ اس سال کوہاٹ اور کرک میں نئے ضلعی ہسپتال مکمل ہو جائیں گے۔ مردان کا نیا ہسپتال اگلے سال کام کرنا شروع کر دے گا۔ اس کے علاوہ سوات، مانسہرہ،

صوابی اور ڈی آئی خان کے ہسپتالوں کو بہتر بنایا جائے گا۔ مرکزی حکومت کے ساتھ ڈی آئی خان کے ہسپتال کی تعمیرِ نو کیلئے ازسرِ نو معاملہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ ہمارا منصوبہ یہ ہے کہ ان BHUs اور RHCs، ڈسپنسریوں اور ہسپتالوں کو، جو کام نہیں کر رہے یا خزانے پر بوجھ بنے بیٹھے ہیں، نجی تحویل میں دے دیا جائے۔

جناب سپیکر! آبپاشی، پن بجلی، ذرائع مواصلات اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے شعبوں کو ترجیحی بنیاد پر توجہ حاصل رہے گی۔ وفاقی حکومت کے سیلاب پر قابو اور نکاسی کے منصوبے کے تحت ہم آبپاشی کی سکیموں کے اجراء کی تجویز دے رہے ہیں۔ اگلے سال وفاقی حکومت چشمہ رائٹ بنک کینال کے دوسرے مرحلے میں دو ارب روپے کی سرمایہ کاری کرے گی۔

(تالیاں)

یہاں مجھ سے کوتاہی ہوگی اگر میں وزیر اعظم پاکستان، جناب میاں محمد نواز شریف صاحب کا خصوصی شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے وفاقی DPA سے صوبہ سرحد کے اندر متعدد ترقیاتی سکیموں کی منظوری دی ہے۔ باڑیاں، نتھیا گلی روڈ پر اب تک تقریباً 326 ملین روپے صرف کئے گئے ہیں جبکہ وزیر اعظم صاحب نے بقایا734 ملین روپے فراہم کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے تاکہ بقیہ کام آئندہ سال مکمل کیا جا سکے۔ چھبلاٹ، خیر آباد روڈ کو دو رویہ بنانے پر 350 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ کوہاٹ میں کوتل سرنگ کیلئے 255 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تالیاں)

انڈس ہائی وے کیلئے 3117 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جس میں سے صوبہ سرحد کو اپنا پورا حصہ ملے گا۔ پشاور، اسلام آباد موٹر وے پراجیکٹ کو سرد خانے سے نکال لیا گیا ہے اور اس منصوبہ پر 13.32 بلین روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ پیہور ہائی لیول

کینال پر 180 ملین روپے صرف ہوں گے۔

(تالیاں)

اور اس نہر سے تین اضلاع پر پھیلی ہوئی نو لاکھ، پچانوے ہزار ایکڑ اراضی کو پانی فراہم ہوگا۔ مزید برآں اس نہر سے 21 میگاواٹ پن بجلی پیدا کرنے کے امکانات کا بھی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ گومل زام کا منصوبہ کئی سالوں سے بے توجہی کا شکار تھا، اگلے سال 151 ملین روپے کی لاگت سے اس کی Detailed engineering/designing مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس منصوبے کی بدولت دو لاکھ، بتیس ہزار ایکڑ پر پھیلا ہوا وسیع و عریض رقبہ سیراب ہوگا۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ مناسب جائزے کے بعد امداد دہندگان کے تعاون سے ایک پراجیکٹ پر عملدرآمد ہو جس کے تحت رودکوہی کے موجودہ نظام سے سیراب ہونے والی زمینوں کی دائمی سیرابی کا بندوبست کیا جا سکے۔

(تالیاں)

مقامی اور بین الاقوامی نجی شعبے کے تعاون سے صوبے میں پن بجلی اور سیاحت کے بے پناہ امکانات کو پوری طرح بروئے کار لایا جائے گا۔ حال ہی میں حکومت نے ہالینڈ کی ایک فرم منارکو (MINARCO) کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت صوبے میں قیمتی دھاتوں مثلاً سونے اور Base metals کی تلاش کی جائے گی۔ SHYDO اور GTZ کی طرف سے دوبیر خوڑ، داریل خوڑ اور الائی خوڑ کے منصوبے کی تفصیلی Designing کے امکاناتی جائزوں کی جلد تکمیل پر توجہ دی جائے گی تاکہ صوبے میں پن بجلی کی پیداوار جلد شروع ہو سکے جس کی کل امکاناتی استعداد 4000 میگاواٹ ہے۔ صنعتی شعبے کو سستی بجلی فراہم کر کے ہم صوبے کی معیشت کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔

اپنے عوام کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی اس حکومت کی ترجیحات میں

سرِفہرست ہے۔ اس سال آب رسانی کی ایک سو پندرہ اور اگلے سال دو سو بائیس سکیمیں مکمل ہوں گی۔ حکومت نے اس شعبہ میں کروڑوں روپے کی سرمایہ کاری کی ہے۔ 96-1995 میں ان سکیموں کے چلنے اور دیکھ بھال پر 193.896 ملین روپے لاگت آئی جبکہ اس مد میں سالانہ وصولی صرف 35 ملین روپے ہے۔ ان سکیموں کو چلانے اور ان کی دیکھ بھال کے اخراجات میں دس فیصد سالانہ کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے اور پانچ سال بعد یہ اخراجات 12.2003 ملین روپے ہو جائیں گے۔ جناب عالی! آپ اس امر سے اتفاق کریں گے کہ آخر کار ایک دن آئے گا جب آب رسانی کے شعبہ میں کوئی نئی سکیم ممکن نہیں رہے گی اور نہ ہی حکومت کے پاس موجودہ سکیموں کو چلانے کیلئے فنڈز میسر ہوں گے' اس بناء پر پانی کے عام اخراجات ادا کرنا لازمی ہیں۔ اس مقصد کیلئے حکومت کو اس ایوان کے ہر رکن اور معاشرے میں رائے عامہ کے دوسرے نمائندوں کے فعال تعاون کی ضرورت ہے۔

جناب عالی! ہم صوبے کے شمالی اور جنوبی اضلاع اور ہزارہ اور ملاکنڈ کے کم ترقی یافتہ حصوں کی ترقی پر خصوصی توجہ دیں گے تاکہ ان علاقوں کو صوبے کے نسبتاً ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جاسکے۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم پاکستان نے بنیادی سکیل 1 تا 16 کے سرکاری ملازمین کیلئے 300 روپے ماہانہ کی عبوری امداد اور پنشن میں دس فیصد اضافے کا اعلان کیا ہے۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ وسائل کی شدید کمیابی کے باوجود ہم اس اعلان کا پاس کریں گے اور کم تنخواہ پانے والے ملازمین کو یہ رقم نئے مالی سال سے ادا ہونا شروع ہو جائے گی۔ گزشتہ چار ماہ کے بقایاجات بھی ادا کئے جائیں گے۔

(تالیاں)

جناب عالی! گزشتہ چند سالوں کی شدید بد انتظامی کی وجہ سے فاضل بجٹ پیش

کرنے والے صوبہ سرحد کو خسارے میں چلنے والے صوبے میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ دس سال قبل 1986-87 میں صوبے کے اخراجات جاریہ کا بجٹ 6.5 بلین روپے تھا جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم 2.131 بلین روپے یعنی اخراجات جاریہ کا 33 فیصد تھا۔ 1996-97 میں اخراجات جاریہ بڑھ کر 26.8 بلین روپے ہوگئے جبکہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم 5.200 بلین روپے یعنی اخراجات جاریہ کا 19 فیصد رہا۔ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو صوبہ سٹیٹ بینک کا 1800 ملین روپے کا مقروض تھا۔ اخراجات میں تخفیف، کفایت شعاری، ضیاع کی روک تھام اور مالیاتی حسن انتظام کی بدولت یہ خسارہ مکمل طور پر دورکر دیا گیا ہے۔ ہم اپنے اس عہد پر قائم ہیں کہ حکومت کو قرضوں پر نہیں چلایا جائے گا۔

(تالیاں)

معزز سپیکر صاحب! اب میں سال 1996-97 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات کا مختصر جائزہ پیش کرتا ہوں۔ وصولیوں کی مد میں بجٹ تخمینہ جات 7146.2662 ملین روپے تھے۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کا مجموعی حجم 28029.111 ملین روپے ہے تاہم اس سال حقیقی وصولیوں میں 2500 ملین روپے کی کمی ہوئی ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے تسلسل کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔ اس کی وجہ صوبے کو پن بجلی کے خالص منافع کی ادائیگی میں ہونے والی کمی ہے لہٰذا حقیقی نظرثانی شدہ تخمینہ جات 25529.111 ملین روپے ہیں چنانچہ بجلی کے منافع کی مد میں 2500 ملین روپے اور وفاقی قابل تقسیم پول سے 92.247 ملین روپے کی کمی واقع ہوئی ہے تاہم صوبے کے اپنے ذرائع سے آمدنی بجٹ تخمینہ جات میں دکھائے گئے 2399.620 ملین روپے سے بڑھ کر نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں 760.7702 ملین روپے ہوگئی ہے۔ اس طرح یہاں 61.1503 ملین روپے کا اضافہ ہوا ہے جس کی شرح 15.1 فیصد ہے اور یہ اسلئے ممکن ہوا ہے کہ ہماری حکومت نے

صوبائی وصولیوں کی مہم کو تیز کیا جو کہ ایک ریکارڈ ہے۔

جناب عالی! اگرچہ بجلی کے خالص منافع کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات 6000 ملین روپے ہیں تاہم اس رقم کا تعین کرتے ہوئے 2500 ملین روپے کی مزید رقم واجب الادا دکھائی گئی ہے۔ جہاں تک بجلی کے خالص منافع اور اس کے بقایا جات کی ادائیگی کا تعلق ہے تو آپ کی حکومت نے اس ضمن میں مشترکہ مفادات کی قومی کونسل کے فیصلہ پر مکمل عملدرآمد کے ذریعے صوبے کے مفادات کے مکمل تحفظ کا پختہ عزم کر رکھا ہے۔ وفاقی حکومت نے ہمارے دعوے کو قبول کرتے ہوئے اور صوبائی حکومت کے مشورے سے خالص منافع کے بقایا جات کے تصفیے پر اتفاق کر لیا ہے اورہمیں امید ہے کہ اس سےہمیں انشاء اللہ وسائل کی دستیابی کے معاملے میں خاصی مدد ملے گی۔

جناب عالی! اخراجات جاریہ 97-1996 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات بجٹ تخمینہ جات کے 26862 ملین روپے کے مقابلے میں 25800 ملین روپے ہیں۔ غیر ترقیاتی بجٹ میں انتہائی بچت اور خرچ کی کٹوتیوں کی وجہ سے سال کے دوران کل جاریہ اخراجات 1062 ملین روپے کی حد تک کم کر دیئے گئے ہیں۔ اگر قرضہ جات کی ذمہ داری 370.664 روپے کی حد تک نہ بڑھ جاتی تو یہ کمی 1432.664 ملین روپے کی حد تک ہوتی۔ حکومت کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں محکموں کے انتظامی اخراجات میں کمی کی کوششوں کے نتیجے میں 97-1996 کے 20086.417 ملین روپے کے بجٹ تخمینہ جات کم ہو کر 18653.753 ملین روپے ہو گئے۔ یہ 1432.664 ملین روپے کی تخفیف ہے۔ غالباً" صوبہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ماضی کے مقابلے میں جبکہ غیر ضروری اخراجات کی وجہ سے نظرثانی شدہ تخمینہ جات جو عام طور پر بجٹ تخمینہ جات سے متجاوز ہوتے تھے، بجٹ تخمینہ جات سے کم ہو گئے ہیں۔

واجب الاحترام سپیکر! اب میں اس معزز ایوان کے سامنے 98-1997 کے بجٹ

تخمینہ جات پیش کرتا ہوں۔ مجوزہ تخمینہ جات کے نمایاں خدوخال یہ ہیں:۔

محاصل

وفاقی قابل تقسیم پول میں صوبائی حصے کا اندازہ 15064 ملین روپے ہے جو کہ 1996-97 کے بجٹ تخمینہ جات پر 1162.698 ملین روپے اور 1996-97 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات پر 1070.451 ملین کی کمی ظاہر کرتا ہے۔ یہ تخفیف ملک میں محاصل میں کمی، بگڑتی ہوئی اقتصادی صورت حال اور ناقص مالیاتی نظم کی وجہ سے ہوئی جس کا مشاہدہ گزشتہ سال ہوا، جب ملکی معیشت جمود کے قریب پہنچ گئی تھی۔

صوبے کے اپنے محاصل 1997-98 کے تخمینہ جات 3275 ملین روپے ہونگے۔

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ 1996 میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق بجلی کے خالص منافع کے ذیل میں وصولی سال 1997-98 کیلئے 9423 ملین روپے دکھائی گئی ہے جبکہ اس ذیل میں سال 1996-97 میں بجٹ تخمینہ جات 8500 ملین روپے اور نظر ثانی شدہ تخمینہ جات 6000 ملین روپے تھے۔

اخراجات جاریہ

تنخواہوں میں سالانہ اضافے، سرکاری ملازمین اور پنشنرز کیلئے عبوری امداد، قرضوں کی ادائیگی کیلئے رقم میں اضافے، گندم کی امدادی قیمت اور پنشن کے علاوہ اخراجات جاریہ 1997-98 کا تعین صفر شرح افزائش کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اگلے مالی سال کیلئے اخراجات جاریہ کا اندازہ 0058.5473 ملین روپے ہے جبکہ 996-971 کے بجٹ تخمینہ جات 26862 ملین روپے اور نظرثانی شدہ بجٹ تخمینہ جات 25800 ملین روپے ہیں۔ آئندہ مالی سال کیلئے اخراجات جاریہ 971-996 کے بجٹ تخمینہ جات سے 1.91 فیصد زائد ہیں۔

امداد دہندگان کی شرائط کو پورا کرنے کیلئے سوشل ایکشن پروگرام کے شعبوں مثلاً تعلیم، صحت اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ میں 15 فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

سرکاری عمارتوں، سڑکوں، پلوں، آبپاشی کے کاموں اور پینے کے صاف پانی کی سکیموں کیلئے خاطر خواہ فنڈز فراہم کئے گئے ہیں۔

آئندہ سال صرف ناگزیر نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی ہے۔ 97-1996 کیلئے بارہ ہزار، نو سو بتیس نئی آسامیوں کے مقابلے میں آئندہ سال گیارہ ہزار، ترسٹھ نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی، ان میں دس ہزار، سات سو باسٹھ آسامیاں محکمہ تعلیم میں ہوں گی جن میں پرائمری سکولوں کیلئے پانچ ہزار اساتذہ کی آسامیاں شامل ہیں۔

(تالیاں)

گاڑیوں کی خریداری یا تبدیلی کیلئے کوئی فنڈ مختص نہیں کئے گئے ہیں۔

آئندہ مالی سال کیلئے ضمنی اخراجات کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(تالیاں)

جناب عالی! موجودہ حکومت نے صوبے میں صرف با مقصد، پیداواری اور بامعنی ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرامز کیلئے 5.134 بلین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس میں سے 1.9 بلین روپے بیرونی امداد ہوگی۔ ہمیں امید ہے کہ آمدنی میں بہتر شرح اضافہ کے باعث آئندہ سال صوبے کیلئے وفاقی محاصل کی منتقلی کی مد میں اضافہ ہوگا اور صوبائی حکومت ترقیاتی پروگرامز کیلئے اضافی فنڈز فراہم کرنے کے قابل ہوگی۔ اسی طرح بیرونی امداد میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔

جناب عالی! 30 جون 1997 تک صوبے کے ذمے 43267.917 ملین روپے کے قرضے واجب الادا ہیں۔ جاریہ میزانیہ پر قرضوں کی سالانہ ادائیگی اچھا خاصا بوجھ ہے۔ 98-1997 کے دوران قرضوں پر مارک اَپ کی ادائیگی کیلئے 6467.306 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ صوبے کے قرضوں کی ادائیگی کے مقابلے میں خالص بجلی کے منافع کے بقایاجات کے تصفیہ سے اس بوجھ میں نمایاں کمی ہوگی۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومت نے

ہر ممکن طریقے سے قرضوں سے گلو خلاصی کا تہیہ کیا ہوا ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ سرکاری املاک، سرکاری اراضی اور ریسٹ ہاؤسسز کی نیلامی سے اس جانب ایک قدم اُٹھایا جائے۔

جناب عالی! آپ کی حکومت کی شعبہ جاتی ترجیحات بالکل واضح ہیں۔ اخراجات جاریہ میں زیادہ ترجیح سماجی شعبے کو دی گئی ہے جس میں تعلیم، صحت اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ شامل ہیں، جن کیلئے 1123.7451 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو کل میزانیے کا 37 فیصد ہے۔ اس طرح کل بجٹ کا 59 فیصد سماجی اور اقتصادی خدمات کیلئے مختص کیا گیا ہے۔

تعلیم

جناب عالی! موجودہ حکومت نے تعلیم کے شعبے کیلئے 8436.727 ملین روپے کی رقم مختص کی ہے جو کل بجٹ کا 28.07 فیصد ہے۔ اس میں سے پرائمری تعلیم کیلئے 3834.764 ملین روپے سوشل ایکشن پروگرام کے تحت فراہم کئے گئے ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت متعدد تعلیمی اداروں کی تعمیر ہوگی اور کئی کا درجہ بڑھایا جائے گا۔ سٹاف کی ضروریات پوری کرنے کیلئے دس ہزار، سات سو باسٹھ نئی آسامیاں فراہم کی گئی ہیں جن میں سے سوشل ایکشن پروگرام-II کے تحت مکمل ہونے والے اڑھائی ہزار پرائمری سکولوں کیلئے پی ٹی سی کی پانچ ہزار آسامیاں شامل ہیں۔ پرائمری سکولوں میں تعلیمی استعداد کو بہتر بنانے کیلئے 654.860 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے جو تنخواہوں کے علاوہ (Non-salary items) کلاس رومز کی اشیاء، فرنیچرز، لیبارٹریز اور سائنسی آلات وغیرہ پر خرچ کی جائے گی۔ علاوہ ازیں سیکنڈری، کالج اور تکنیکی تعلیم کیلئے تنخواہوں کے علاوہ دیگر اخراجات کیلئے 273.00 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

صحت

جناب عالی ! 97-1996 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات 1970.434 ملین کے مقابلے میں آئندہ مالی سال کیلئے صحت کے شعبے میں 2155.419 ملین کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ دوران سال مختلف گریڈز اور نوعیت کی ایک سو تیرہ نئی آسامیاں پیدا کی جائیں گی جن میں گریڈ 18 کے سپیشلسٹ اور گریڈ 17 میں میڈیکل آفیسرز کی آسامیاں شامل ہوں گی۔

پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

جناب سپیکر ! مالی سال 97-1996 میں پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے شعبے میں 462.260 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی تھی، 98-1997 کیلئے اس رقم کو بڑھا کر 531.599 ملین روپے کر دیا گیا ہے جس سے 15 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ اگلے برس اس شعبے میں بانوے نئی سکیموں کا اجراء ہوگا۔ جیساکہ میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ صوبے میں آبنوشی کی سکیموں کی نگہداشت اور چلانے کے اخراجات اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ اگر صارفین پانی کے اخراجات ادا نہیں کرتے تو اس شعبے میں مزید ترقیاتی سرگرمیاں ممکن نہیں ہونگی۔ جناب والا! ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے جس سے ہمیں مشترکہ طور پر اس معزز ایوان کے ہر رکن کی تائید و حمایت سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ بحیثیت قوم ہم اس وقار سے بخوبی آشنا ہیں جو اپنے واجبات ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

پولیس

جناب عالی ! صوبائی حکومت صوبے میں پولیس کیلئے ہمیشہ خاطر خواہ فنڈز فراہم کرتی رہی ہے۔ 90-1989 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں پولیس کیلئے 550.772 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی تھی۔ سات سال کے عرصہ میں پولیس کیلئے یہ رقم 97-1996 کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات میں 1401.900 ملین روپے تک پہنچ گئی ہے

جس کی شرح اضافہ 154.53 فیصد ہے ۔ 98-1997 کے دوران پولیس کیلئے 1589.013 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں جس سے 13.35 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ جہاں حکومت وسائل کی دشواری کے باوجود پولیس کو خاطر خواہ فنڈز فراہم کر رہی ہے، وہاں حکومت پولیس سے خدمات کی بجاآوری کے معیار میں بہتری، پیشہ ورانہ کارکردگی، ضیاع میں کمی اور پولیس کے رویہ اور استعداد میں مجموعی بہتری کی توقع رکھتی ہے، تاہم حکومت پولیس کے کم تنخواہ پانے والے ملازمین کی خستہ حال زندگی اور ان کے فرائض کی سخت نوعیت سے آگاہ ہے۔ ہم تجویز پیش کرتے ہیں کہ ایک امدادی پیکیج کے ذریعے ان کے حالات کو بہتر بنایا جائے۔ اس مقصد کیلئے دوران سال 80 ملین روپے فراہم کئے جائیں گے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 98-1997

معزز سپیکر صاحب! اب مجھے سال 98-1997 کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا ذکر کرنے کی اجازت دیجیے۔ ہمارا صوبہ غریب اور پسماندہ ہے۔ ہماری فی کس آمدن بہت کم ہے۔ غربت ختم کرنے کا کوئی مختصر راستہ نہیں ہے۔ مستقبل میں معیار زندگی کو بلند کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ آج سرمایہ کاری کی جائے۔ بیرون ملک سے سرمایہ کاری کا آنا مشکل ہے۔ یہ سرمایہ کاری ہمیں اپنے خون پسینے سے کرنی ہے۔ ترقیاتی کاموں کیلئے رقوم مہیا کرنے کا راستہ یہی ہے کہ بے فائدہ غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی جائے، وسائل میں اضافہ کیا جائے، قرضوں کے حجم میں کمی کی جائے اور بچ کاری کی جائے۔ یہ ایک مشکل، تکلیف دہ اور ناخوشگوار کام ہے تاہم ہم نے ترقیاتی پروگرام کیلئے رقوم مہیا کرنے کا عزم صمیم کر رکھا ہے۔

جناب سپیکر! یہ موجودہ حکومت کا پہلا ترقیاتی پروگرام ہے۔ ورثہ میں ملنے والے شدید مالی بحران کی وجہ سے ترقیاتی پروگرام بنانا کوئی آسان کام نہ تھا۔ وسائل کی کمیابی

کے باوجود مالی سال 98-1997 کیلئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا حجم 1345. بلین روپے رکھا گیا ہے۔ یہ وفاقی حکومت سے مہیا ہونے والے 2.5 بلین روپے کے فراخدلانہ قرضے اور 1.9 بلین روپے کی غیر ملکی امداد کے باعث ممکن ہوا ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام صوبہ سرحد کے کل بجٹ کا 14.6 فیصد بنتا ہے جس سے صوبے کی ترقی کیلئے کی جانے والی سرمایہ کاری میں متواتر کمی ظاہر ہوتی ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 98-1997 میں کل ایک ہزار ' ایک سو پانچ سکیمیں شامل ہیں جن میں پہلے سے جاری ایک ہزار' پندرہ سکیموں کیلئے 2941 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے اور 298 ملین روپے کی صرف نوے نئی سکیمیں شامل ہیں۔ اس مالی سال کے دوران چار سو چار سکیمیں مکمل ہونے کی توقع ہے۔ اس سے سکیموں کی تعداد (Portfolios) موثر طور پر کم کرنے میں مدد ملے گی اور مستقبل میں ترجیحی منصوبوں کے لئے بامعنی اور موثر Allocation کے لئے راستہ ہموار ہوگا۔ نئی سکیمیں تعداد کے لحاظ سے کم ہیں اور زیادہ تر APS سیکٹر یا مستقبل میں سرمایہ کاری کے شعبوں کے لئے امکاناتی جائزوں کی سکیموں پر مشتمل ہیں۔

98-1997 کا ترقیاتی پروگرام تین شعبوں پر محیط ہے۔

(1) بڑا حصہ معاشرتی شعبوں کا ہے جن کیلئے 3221 ملین روپے رکھے گئے ہیں جو کل پروگرام کا 36 فیصد ہے۔

(2) ہیکل اساسی یعنی (Infra-structure) کے شعبوں کیلئے 1321 ملین روپے رکھنے کی تجویز ہے جو کل پروگرام کا 26 فیصد بنتا ہے۔

(3) پیداواری شعبوں کیلئے 592 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل پروگرام کا 11 فیصد ہے۔

<u>ترقیاتی پروگرام کی سمت کا ازسرنو تعین(Re-orientation)</u>

جناب سپیکر! اس حکومت نے ماضی کی روایات کا خاتمہ کرتے ہوئے ترقیاتی پروگرام کو سیاست سے الگ تھلگ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب یہ خالصتاً ایک معاشی دستاویز ہوگی جس کا مقصد صوبے کے ترقیاتی امکانات کو وسیع تر کرنا ہے۔ یہ سیاسی نوازشات یا سیاسی مخالفین کو نقصان پہنچانے کیلئے استعمال نہیں ہوگا۔ صوبے کے مختلف علاقوں کے درمیان ترقیاتی وسائل کو برابری اور انصاف کی بنیادوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ لہٰذا ہم نے اپنے پیشروؤں کے منصوبوں کو ختم کرنے کی بجائے انہیں جلد از جلد مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(تالیاں)

ظاہر ہے کہ اس سے حکومت کے دستیاب وسائل پر دباؤ بڑھ گیا ہے لہٰذا ہم نے اس سال بہت کم نئے منصوبے شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

997-981 کے ترقیاتی پروگرام کی ترتیب کی حکمت عملی یہ ہے:۔

1) سوشل ایکشن پروگرام کا تحفظ،

2) عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور غیر ملکی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے لئے پورے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں،

3) اگلے سال تکمیل پانے والی سکیموں کیلئے مکمل فنڈز فراہم کئے گئے ہیں،

4) صوبائی ترقیاتی حکمت عملی کو اس طرح ایک نئی سمت دی گئی ہے کہ معاشرتی اور پیداواری شعبوں کے درمیان توازن قائم ہو جائے،

5) بتدریج ایسی حکمت عملی اور منصوبے شروع کئے جا رہے ہیں جن میں مقامی آبادیوں کو منصوبہ بندی اور نگہداشت میں شامل کرکے برقرار رکھی جا سکنے والی ترقی (Sustainable Development) کے تصور کی طرف پیش رفت کی گئی ہے۔

جاری سکیموں کی تکمیل

سرکاری ترقیاتی اخراجات کے فوائد کو عوام تک پہنچانے کے عمل کو یقینی بنانے کیلئے ہم نے زیادہ سے زیادہ سکیموں کو مکمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ان سکیموں کیلئے جنھیں اگلے سال مکمل ہونا ہے، زیادہ سے زیادہ فنڈز فراہم کئے جائیں اور یہ تمیز نہ کی جائے کہ انہیں کس نے اور کب شروع کیا تھا؛

(تالیاں)

اس سال کے ترقیاتی پروگرام میں کم تعداد میں نئی سکیمیں رکھی گئی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نئی سکیموں کی بے جا افزائش پر قابو پایا جا سکے گا اور امید ہے کہ اس سال کے دوران چار سو چار سکیمیں مکمل ہوں گی۔ ان میں اڑتالیس نقل و حمل اور مواصلات، چھہتر تعلیم اور اٹھارہ صحت کے شعبے میں ہیں۔

خوراک کی ضمانت

ہم نے صوبائی ترقیاتی پروگرام کی اس طرح تشکیل نو کی ہے کہ یہ صوبے کے عوام کی ضروریات اور خواہشات کا آئینہ دار ہو۔ پچھلے چند ماہ کے واقعات سے خوراک کی فراہمی کا مسئلہ نمایاں ہوا ہے۔ میں نے اس مسئلے کو صوبے میں سطح زمین پر موجود آبی وسائل کی ترقی سے مربوط کیا ہے۔ آبی وسائل کے شعبے کیلئے 312 ملین روپے مختص ہیں جو ترقیاتی پروگرام کیلئے مختص کُل صوبائی وسائل کا دس فیصد بنتے ہیں۔ ہم نے 511 ملین روپے کے برابر 21 ملین فرنچ فرانکس کی فرانسیسی امداد سے گومل زام بند کے منصوبے کی تعمیر کا Detailed engineering design تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔

(تالیاں)

اس کیلئے Consultants کا انتخاب بہت جلد کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کی بدولت دو لاکھ، بتیس ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہونے کے علاوہ ٹانک اور ڈی آئی خان میں وسیع علاقہ

پہاڑی نالوں کی سیلابی تباہ کاریوں سے محفوظ ہو جائے گا۔ اس منصوبے سے چشمہ کے دائیں کنارے کی نہر کی عمر بھی بڑھ جائے گی کیونکہ یہ سیلابی پانی سے محفوظ ہو جائے گی۔ پہور ہائی لیول کینال کیلئے 801 ملین روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔

(تالیاں)

اس منصوبے پر عملی کام اسی سال شروع ہو گا۔ اس سے مردان، صوابی اور نوشہرہ کے اضلاع میں ننانوے ہزار، پانچ سو ایکڑ رقبہ سیراب ہوگا۔ اس پر 12 میگا واٹ پن بجلی پیدا کرنے کے منصوبے کے امکانات کا جائزہ بھی لیا جا رہا ہے۔ صوابی سکارپ کے منصوبے کیلئے جو ایک لاکھ، پچانوے ہزار، پانچ سو ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے، 15 ملین روپے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ سال کے دوران منڈا ڈیم کے امکاناتی جائزے پر کام شروع ہوگا اور اس پر 265 ملین روپے لاگت آئے گی اور اس میں 193 ملین روپے کی حکومت جاپان کی امداد بھی شامل ہے۔ امید ہے کہ یہ اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں مکمل ہو گا۔

(تالیاں)

اس منصوبے سے تیس ہزار ایکڑ رقبے کو آبپاشی کی سہولت مہیا ہوگی اور اس کے علاوہ 600 میگاواٹ بجلی پیدا ہو سکے گی۔

<u>غیر ملکی امداد سے چلنے والے منصوبے</u>

توقع ہے کہ مختلف شعبوں میں چالیس سکیموں کیلئے صوبے کو 1.9 بلین روپے کی غیر ملکی امداد فراہم ہوگی۔ غیر ملکی امداد کی بروقت دستیابی کو یقینی بنانے کیلئے ہم نے ان منصوبوں کی مد میں 1227 ملین روپے کی مکمل ہم پلہ یعنی (Counterpart) رقوم فراہم کی ہیں۔ اس سے امداد دہندگان کی نظر میں صوبے کی ساکھ بڑھے گی اور غیر ملکی نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی بھی ہو گی۔

معاشرتی شعبہ جات

انسانی وسائل کی ترقی حکومت کی ترجیح ہے۔ معاشرتی شعبہ جات کیلئے 3221 ملین روپے فراہم ہوں گے جو ترقیاتی پروگرام کا 63 فیصد بنتے ہیں۔

سوشل ایکشن پروگرام

جناب سپیکر! سوشل ایکشن پروگرام کے ساتھ حکومت کی وابستگی کے مطابق اس شعبے کیلئے 0502 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو معاشرتی شعبہ جات کیلئے مخصوص رقم کا 60 فیصد ہے۔ اس میں پرائمری سکولز، بنیادی صحت، بہبود آبادی، آبنوشی اور حفظان صحت کیلئے مختص رقوم شامل ہیں۔ اس شعبہ میں خدمات اور معیار کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جائے گی تاکہ معاشرے کے غریب ترین طبقوں کو زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل ہوسکیں۔

مقامی اور غیر ملکی امداد سے مجموعی طور پر تعلیم پر 1825 ملین روپے صرف کرنے کی تجویز ہے جو متوقع ترقیاتی مصارف کا 36 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ 910 ملین روپے کی اضافی غیر ملکی امداد بھی متوقع ہے۔

پرائمری تعلیم پر ترقیاتی پروگرام میں صوبے کے اپنے وسائل سے فراہم کردہ رقوم سے 805 ملین روپے صرف ہوں گے۔ اس میں پرائمری ایجوکیشن پروگرام کے تحت 861 ملین روپے مزید خرچ ہوں گے۔ ان دونوں حصّوں سے تین سو اکاسی پرائمری سکولوں کے قیام، پرائمری سکولوں میں 3149 اضافی کمروں کی تعمیر، دو سو اکاسی پرائمری سکولوں کی عمارات کی تعمیرنو، دو سو پینتیس مکتب سکولوں کی پرائمری سکولوں میں تبدیلی، ایک سو ستائیس (Shelterless) سکولوں کی عمارات، تین سو پینتالیس پرائمری سکولوں کی مڈل کے درجہ تک ترقی اور چار سو اکسٹھ پرائمری سکولوں کی بحالی اور مرمت میں سہولت ہوگی۔ حسب سابق پرائمری تعلیم کے شعبے کیلئے مختص فنڈز کا 60 فیصد زنانہ تعلیم کیلئے مخصوص رکھا گیا ہے۔

1997-98 کے دوران ان اضلاع میں جہاں پبلک سکول نہیں ہیں مثلاً بٹگرام، ہری پور، بنوں، ڈیرہ اسماعیل خان اور تیمرگرہ میں ایک نیا پروگرام متعارف کیا جا رہا ہے۔ اس سے ضلعی سطح پر معیاری تعلیم کو یقینی بنانے میں مدد مل سکے گی۔ مزید برآں صوبے کے منتخب ہائی سکولوں میں Internet کے ساتھ رابطے کی سہولت بہم پہنچائی جائے گی اور طلبہ کے باہمی تبادلے کا ایک ایسا پروگرام تشکیل دیا جائے گا جس کے تحت سارے ضلعوں کے سکولوں کے خواہشمند اور مستحق طلبہ اس سہولت تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔

ثانوی تعلیم کے ذیلی شعبے کیلئے 76 ملین روپے فراہم ہوں گے۔ اس سے بارہ مڈل سکولز، ہائی سکولز کے درجہ تک ترقی پائیں گے، انیس ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں میں تبدیل کیا جائے گا اور بارہ سیکنڈری سکولوں کی عمارات تعمیر ہوں گی۔ ان کاموں کی تکمیل کا ہدف سال کے اندر اندر مقرر کیا گیا ہے جس سے ترقیاتی پروگرام کے آئندہ حجم میں کمی اور اسے معقول بنانے میں مدد ملے گی۔

کالجوں کے ذیلی شعبے میں گورنمنٹ ڈگری کالج بٹگرام کی عمارت کی تکمیل اور کرائے کی عمارتوں میں قائم سات ڈگری کالجوں کے عملہ کی تنخواہوں کیلئے 14 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ 997-981 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی نیا کالج تجویز نہیں کیا گیا ہے۔

صحت

صحت کے شعبے کیلئے 320 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جو کُل ترقیاتی پروگرام کا 6 فیصد ہیں، اس میں 110 ملین روپے کی متوقع بیرونی امداد بھی شامل ہے۔ پروگرام میں پچپن سکیمیں شامل ہیں جن میں اکتالیس جاری اور چودہ نئی سکیمیں ہیں۔ جاری سکیموں پر 172 ملین روپے خرچ کئے جائیں گے جو صوبے کے اپنے مہیا کردہ

وسائل کا 82 فیصد ہیں۔ صوبے کے اپنے وسائل سے 150 ملین روپے کی رقم سوشل ایکشن پروگرام کیلئے مختص کی گئی ہے جو صحت کے شعبے میں خرچ ہونے والے صوبے کے اپنے وسائل کا 71 فیصد ہے۔

پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ کے شعبے کیلئے 98-1997 میں 827 ملین روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ چار سو ستاون سکیموں میں سے دو سو اکیس کی تکمیل 98-1997 میں متوقع ہے۔ اس شعبے میں 77 ملین روپے کی رقم پینے کے صاف پانی اور حفظانِ صحت کی مربوط سکیموں کیلئے مختص کی گئی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ پینے کے صاف پانی کی ایک سو ستاون موجودہ سکیموں کو مقامی آبادی کے حوالے کیا جائے گا جس سے حکومت کے ذمہ نگہداشت کے اخراجات میں بالآخر کمی آئے گی۔ 98-1997 میں 90 ملین روپے کی مالیت سے زیبی ڈیم کی تکمیل متوقع ہے، جس سے کرک اور گرد و نواح کے علاقوں کو پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر آئے گی۔

(تالیاں)

کوہاٹ میں زیرِ تعمیر ڈیمز پر بھی کام کی رفتار کو تیز کیا جائے گا۔ 98-1997 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں Guinea Worm Disease سے متاثرہ علاقوں میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کیلئے ایک نئی سکیم شامل کی گئی ہے۔ اس کام کو مؤثر تر بنانے کیلئے ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں تجربہ گاہیں تعمیر کی جائیں گی تاکہ آبادی کو فراہم کئے جانے والے صاف پانی کے ٹیسٹ کو یقینی بنایا جاسکے۔

98-1997 میں کالام، دیر، مانسہرہ اور مینگورہ کے قصبوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کیلئے ایک Feasibility study شروع کی جائے گی۔ 98-1997 میں ہری پور میں نکاسی آب کی سہولت بہتر بنانے کیلئے ایک نئی سکیم کا قیام عمل میں لایا جائے گا

اور اس مقصد کیلئے 3 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

پاور

صوبہ سرحد میں پن بجلی کے وسائل کو فروغ دینے کی بڑی صلاحیت ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس کلیدی شعبے پر بھرپور توجہ دی جائے تاکہ اس سے صوبے میں معاشی ترقی کو استحکام حاصل ہو اور Forward اور Backward Linkages کے مواقع دستیاب ہوں۔ SHYDO Sector کی تشکیل نو کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ پرائیویٹ پاور سیل اور محکمہ بجلی کی تشکیل نو کی جائے گی اور اسے مزید مستحکم کیا جائے گا۔ پاکستان اور صوبہ سرحد کے عوام کی امنگوں کے مطابق نئی ہائیڈل پالیسی مرتب کرنے کیلئے وفاقی حکومت سے رابطہ قائم کیا جائے گا اور اس شعبے میں بیرونی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔

جنگلی حیات

صوبہ سرحد حیاتیاتی تنوع اور جنگلی حیات سے معمور ہے۔ صوبہ گیارہ ماحولیاتی خطوں پر مشتمل ہے جہاں حیوانات اور نباتات کی بے شمار اقسام موجود ہیں۔ یہاں مشہور عالم مارخور، IBEX اور Western Tragopan پائے جاتے ہیں۔ حکومت جنگلی حیات اور ماہی پروری کیلئے شعبوں کی تشکیل نو کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ جنگلی حیات کے تحفظ کے عمل میں مقامی آبادیوں کو شریک کرکے اسے پسماندہ علاقوں کیلئے آمدن کا ذریعہ بنایا جائے۔ ماہی گیری اور شکار کے اجازت ناموں کا ایک ایسا نظام عمل میں لایا جائے گا جس سے ہونے والی آمدنی کا بڑا حصہ مقامی آبادی کو ملے گا۔ اس سے مقامی آبادی کی آمدن بھی بڑھے گی اور ملازمت کے اضافی مواقع بھی فراہم ہونگے۔

سیاحت

سیاحت کے شعبے میں گیارہ سکیموں کیلئے 9 ملین روپے تجویز کئے گئے ہیں جن میں نوشہرہ کی تاریخی عمارت 'تاج بلڈنگ' کے تحفظ کا امکاناتی جائزہ اور ایبٹ آباد میں

سپورٹس سٹی' کی مرکزی منصوبہ بندی شامل ہے۔ ھنڈ میں آثار قدیمہ اور چارسدہ میں غنی باغ کی جاری سکیموں کیلئے خاطر خواہ رقوم فراہم کی جارہی ہیں۔

(تالیاں)

جنگلات

پاکستان میں جنگلات صرف چار فیصد حصے پر مشتمل ہیں۔ صوبہ سرحد میں جنگلات 39 فیصد علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں جن کا ارتکاز ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن میں ہے۔ ورلڈ وائلڈ لائف فنڈ کے مطابق صوبے میں جنگلات کے رقبہ میں کمی کی شرح 4 فیصد سالانہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگلے بیس برسوں میں صوبے سے جنگلات کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔ اس چیلنج سے نمٹنے کیلئے محکمہ جنگلات کی ازسرنو Institutional Transformation کا عمل جاری ہے۔ قوی امید ہے کہ آئندہ سال جنگلات کی پالیسی اور جنگلات کا ایکٹ قانون سازی کیلئے تیار ہو جائے گا۔ فارسٹری کمیشن جیسے نئے ادارے کا قیام بھی 98-1997 کے اوائل میں متوقع ہے۔ جنگلات کے شعبہ میں ایک اہم منصوبہ ورلڈ فوڈ پروگرام اور جرمن امداد سے چلنے والا تربیلا واٹر شیڈ پروجیکٹ ہے جس کیلئے وفاقی حکومت اگلے سال 301 ملین روپے فراہم کرے گی۔ یورپی برادری کی امداد سے گلیات میں قدرتی ذرائع کے تحفظ کے منصوبے کے تحت 20.7 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ ہالینڈ کی مدد سے چلنے والے ملاکنڈ سوشل فارسٹری پراجیکٹ میں 58 ملین روپے خرچ ہوں گے' ایشائی ترقیاتی بنک کی امداد سے چلنے والے فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ پر 12.3 ملین روپے خرچ ہوں گے۔ اسی طرح یورپی برادری کی امداد کے تحت 17.6 ملین روپے صرف ہوں گے۔ مزید برآں GTZ اور جرمنی کی امداد سے چلنے والے سرن کاغان فارسٹری ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت 9.5 ملین روپے صرف ہوں گے۔

98-1997 کے ترقیاتی پروگرام میں بلڈنگ و ہاؤسنگ کے اس شعبے میں 20

ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ رقم ستائیس جاری اور ایک نئی سکیم کیلئے ہے جن کیلئے علی الترتیب 19 ملین اور 1 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ نئے کاموں میں قیدیوں کی بڑی تعداد کے لئے سنٹرل جیل پشاور میں دو نئی بارکوں کی تعمیر اور نئی تعمیر کی بجائے موجودہ عمارتوں کی بحالی کا کام شامل ہے جس سے صوبائی خزانے پر کم بوجھ پڑے گا۔ اس کے علاوہ ایبٹ آباد، مردان، پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان کی جیلوں کو شہری آبادی سے باہر منتقل کرنے کیلئے نجی شعبے کی امداد سے منصوبے پر بھی غور کیا جائیگا۔

1997-98 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شہری ترقی کے شعبے کیلئے 242 ملین روپے کی رقم بیس جاری اور ایک نئی سکیم کیلئے مختص کی گئی ہے۔ اکیس سکیموں میں سے نو کی تکمیل 1997-98 میں متوقع ہے۔ دوسرے شہری ترقیاتی منصوبے (Second Urban Development Project) کیلئے مقامی وسائل میں سے 106 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ منصوبے کا مرکزی ہدف پشاور اور بنوں میں گندا پانی صاف کرنے کے تین منصوبوں سمیت ایبٹ آباد شہر کیلئے Gravity flow واٹر سپلائی سکیم شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ایشائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے صوبے کے پندرہ قصبوں کیلئے صوبہ سرحد شہری ترقیاتی منصوبے کے دوسرے مرحلے کا امکاناتی جائزہ مکمل کیا جائے گا۔ 1997-98 کے دوران 99 ملین روپے کی لاگت سے پولیس ٹریننگ کالج ہنگو کی نئی عمارت مکمل کی جائے گی۔

ذرائع آمد و رفت

اس شعبے کیلئے کُل 313 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں، جن میں 90 ملین روپے کا زر مبادلہ بھی شامل ہے۔ اس شعبے کے اہداف درج ذیل ہیں:۔

(i 59 کلومیٹر سڑک کی تعمیر کو بہتر بنایا جائے گا،

(ii 65 کلومیٹر سڑک کو Black topped کیا جائے گا،

(iii 17 کلومیٹر شنگل روڈ بنائی جائے گی، اور

(iv 5 پلوں کی تعمیر کا کام مکمل کیا جائے گا۔

کاغان اور گلیات کی مربوط ترقی کے منصوبے

حکومت کاغان اور گلیات کی ترقی کو خاص ترجیح دیتی ہے۔ اس ذیل میں دونوں علاقوں کیلئے مربوط علاقائی ترقی کے منصوبے، ترقیاتی پروگرام کا حصہ ہیں۔ امکاناتی جائزے پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔ کاغان اور گلیات کے ترقیاتی اداروں کو چالو کر دیا جائے گا اور ان علاقوں کے ترقیاتی منصوبوں کیلئے بیرونی امداد حاصل کرنے کی کوشش بھی کی جائے گی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ان دونوں منصوبوں میں سے ہر ایک کیلئے 20 ملین روپے بطور Seed Money مختص کئے گئے ہیں۔

وادی کالاش کا ترقیاتی منصوبہ

یہ حکومت اقلیتوں کی فلاح و بہبود کی ذمہ دار ہے اور ترقیاتی عمل میں انہیں برابر شریک بنانا چاہتی ہے۔ وادی کالاش کے ترقیاتی منصوبے کیلئے جس پر 26 ملین روپے لاگت آئے گی، سالانہ ترقیاتی پروگرام سے خاطر خواہ رقم کی فراہمی جاری رہے گی۔ اس منصوبے کا مقصد وادی کالاش کے لوگوں کے معیار زندگی کو اس طرح بہتر بنانا ہے کہ ان کے مذہب اور ثقافت کو تحفظ ملے اور ساتھ ساتھ ماحولیاتی نقصان کی تلافی ہو۔

(تالیاں)

پھلوں اور سبزیوں کے ترقیاتی ادارے کی تشکیل نو

صوبے کی زرخیز زمین، موافق آب و ہوا اور فراواں پانی، Horticulture کی ترقی و افزائش کیلئے بہت موزوں ہے۔ اس شعبے کے امکانات کو بروئے کار لانے کی غرض سے سبزیوں اور پھلوں کے ترقیاتی ادارے کی تشکیل نو اور Horticulture Policy کی ترتیب کی کوشش کی جائے گی۔ اس پالیسی میں سرکاری اداروں کے روایتی کردار کو

بالکل تبدیل کر کے کسانوں کے حقیقی مسائل کی تحقیق، مختلف ماحولیاتی حالات کے مطابق Technological packages وضع کرنے، مصدقہ پھلدار درختوں کے تعارف اور محکمہ زراعت اور کسانوں کے درمیان مؤثر رابطے پر زور دیا جائے گا۔ Horticulture کی ترقی کے اس ادارے کی مکمل لاگت 163 ملین روپے ہوگی جس میں Switzerland کی حکومت 73 ملین روپے کی امداد دے گی۔ اس منصوبے پر اگلے سال عمل ہو گا۔

1997-98 کے وفاقی منصوبے

وفاقی ترقیاتی پروگرام میں صوبہ سرحد کا حصہ 1587.11 ملین یا 3.33 فیصد ہے۔ افغان مہاجرین کی آباد کاری کیلئے 100 ملین روپے اور بہبود آبادی پروگرام کیلئے 239 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ نیشنل ہائی وے اتھارٹی پروگرام کے تحت قابل ذکر منصوبوں پر 255 ملین روپے کی لاگت سے کوہاٹ سرنگ اور 350 ملین روپے کی لاگت سے چھبلاٹ نوشہرہ ہائی وے شامل ہیں۔

(تالیاں)

پانی کے شعبے میں CRBC کیلئے 2 بلین روپے، صوابی سکارپ کیلئے 618 ملین روپے اور بنوں سکارپ کیلئے 10 ملین روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

ایوب میڈیکل کالج اور ہسپتال کمپلیکس

وفاقی حکومت نے ہماری خصوصی گزارش پر ایوب میڈیکل کالج اور ہسپتال کمپلیکس کیلئے 255 ملین روپے فراہم کئے ہیں۔ امید ہے کہ اس رقم کی فراہمی سے یہ منصوبہ دوران سال مکمل ہو جائے گا اور عرصہ دراز سے التواء میں پڑے ہوئے اس منصوبہ سے عوام کو مکمل سہولتیں جلد فراہم ہونا شروع ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر! اب میں وسائل میں اضافے کی تجاویز کی طرف آتا ہوں۔ میں اس معزز ایوان کے سامنے 1997-98 کیلئے وسائل میں اضافے کی تجاویز پیش کرتا ہوں۔

میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ ہم غیر ممنوعہ بور اور ممنوعہ بور کے اسلحہ کے لائسنسوں کی درخواست پر فیس بالترتیب 10 روپے اور 40 روپے فی درخواست کے علاوہ کوئی نیا ٹیکس تجویز نہیں کر رہے ہیں۔

(تالیاں)

وسائل میں اضافے کی دیگر تجاویز زیادہ تر موجودہ ٹیکسوں میں رد و بدل اور ان کو معقول بنانے سے متعلق ہیں اور یہ عمل ان اصولوں پر مبنی ہے۔ ادائیگی کی اہلیت، یکسانیت یعنی Uniformity، صوابدیدی اختیارات کا خاتمہ، ٹیکسوں کی شرح میں کمی مگر بنیاد میں توسیع، eakagesL کی بندش، ٹیکسوں کے انتظام و انصرام میں اصلاح، محکموں کی جانب سے ٹیکسوں کی سو فیصد وصولی کو یقینی بنانا، انعام و احتساب کے پیکج کا متعارف کرانا۔

وسائل میں اضافے کی تجویز کے نمایاں پہلو یہ ہیں:

Urban Immovable Property Tax کی تشخیص کے طریقۂ کار میں تبدیلی، ٹیکس ٹاسک فورس برائے ٹیکس ریفارمز کی سفارشات کے نتیجے میں کی جا رہی ہیں۔ موجودہ نظام میں شہری املاک پر U.I.P ٹیکس کا ایک تعین املاک کے سالانہ کرائے کی نسبت سے کیا جاتا ہے جس کا اندازہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اہلکار کرتے ہیں۔ رہائشی ملکیت کی شرح کرائے کے پندرہ فیصد سالانہ اور تجارتی ملکیت کی شرح کرائے کے بیس فیصد سالانہ کے حساب سے متعین ہوتی ہے۔ اس نظام میں متعدد صوابدیدی اختیارات اور چھوٹ دینے کی صورتیں شامل ہیں جس کا نتیجہ بدعنوانی، غلط استعمال اور Leakages کی صورت میں نکلتا ہے۔ موجودہ نظام اس اعتبار سے غیرمساویانہ ہے کہ بارسوخ لوگ تشخیص میں تخفیف حاصل کر لیتے ہیں جبکہ سفارش نہ کرا سکنے والے زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ تشخیص کے موجودہ نظام کی از سر نو شیرازہ بندی کی جائے گی تاکہ صوابدیدی اختیارات سے پاک ایک سادہ، شفاف اور جدید نظام کی تشکیل ہو۔ مستقبل میں U.I.P ٹیکس کی تشخیص تعمیر

شدہ پلاٹ کے سائز کے مطابق ہوگی۔ جہاں تک تجارتی مقاصد کیلئے استعمال ہونے والی ملکیت کا تعلق ہے تو وہاں U.I.P ٹیکس کی تشخیص کا دار و مدار حقیقی Covered area کے رقبہ پر ہوگا۔ اس طرح عدل و انصاف کے اصولوں کے مطابق صوبے میں شہری آبادی کے اندر محل وقوع کے لحاظ ٹیکس کی مختلف شرحیں لاگو ہوں گی۔ تین مرلہ تک کے پلاٹوں پر تعمیر کردہ مکانات پر U.I.P ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگے۔ اس کے علاوہ بیوائیں، یتیم، کمسن مالکان اور معذور بھی اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہونگے۔ صوبائی دارالحکومت میں تین سے پانچ مرلہ کے پلاٹوں پر تعمیر شدہ مکانات پر I.PU. ٹیکس کی شرح 507 روپے سالانہ اور ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں 325 روپے سالانہ ہوگی۔ سٹیمپ ڈیوٹی 1899 کے سٹیمپ ایکٹ کی رو سے عائد کی جاتی ہے۔ یہ پنسٹھ مختلف دستاویزات پر عائد ہوتی ہے۔ تجویز ہے کہ ان میں سے صرف سترہ دستاویزات پر سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح میں تبدیلی کی جائے۔ ملک میں سرمایہ کاری کی مارکیٹ یعنی کیپیٹل مارکیٹ کے فروغ کے نقطہ نظر سے مجوزہ Central Depository Company کو حصص منتقل کرنے پر سٹیمپ ڈیوٹی ایک فیصد سے کم کرکے 0.10 فیصد کی جارہی ہے۔

(تالیاں)

اراضی اور تعمیر شدہ جائیداد کے انتقال پر یعنی ٹرانسفر پر مجموعی طور پر مالیت کے 13 فیصد کے حساب سے ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے جس میں سٹیمپ ڈیوٹی 4 فیصد، وفاقی ٹیکس یعنی سی وی ٹی 5 فیصد اور بلدیاتی اداروں کی طرف سے 4 فیصد ٹیکس شامل ہے۔ اس بلند شرح کی وجہ سے جائیداد کی خرید و فروخت کرنے والے صحیح طریقۂ کار اختیار کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں اور بے ایمانی کا سہارا لیتے ہیں۔ ہم اس ٹیکس کو موجودہ 13 فیصد سے کم کرکے 7 فیصد کر رہے ہیں۔

(تالیاں)

بلدیاتی ادارے اپنے ٹیکس کو 4 فیصد سے گھٹا کر 1.5 فیصد کرینگے اور وفاقی حکومت نے سی وی ٹی کی شرح 5 فیصد سے گھٹا کر 2.5 فیصد کر دی ہے۔ اس طرح صوبائی حکومت سٹیمپ ڈیوٹی کی شرح 4 فیصد سے گھٹا کر 3 فیصد کر رہی ہے۔ یہ بے مثال تخفیف اس حکومت کا اہم کارنامہ ہے جس سے عوام الناس کو سہولت ہوگی، محصولات کی بنیاد وسیع ہوگی، جائیداد کے انتقالات کو قانونی طور پر رجسٹرڈ کیا جائے گا اور ٹیکس سے بچنے کے رجحان میں کمی اور آمدن میں اضافہ ہوگا۔ آڈیوکیسٹ کی دکانات پر عائد لیویز (Levies) کو معقول بنایا گیا ہے۔ بڑی دکانوں پر ٹیکس دو ہزار سے بڑھا کر تین ہزار روپے کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال نئی غیر تجارتی گاڑیوں کی پہلی رجسٹریشن کی فیس گاڑیوں کی ڈیوٹی سمیت کُل قیمت کا ایک فیصد مقرر کی گئی تھی جبکہ تجارتی گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس قیمت کا نصف فیصد رکھی گئی تھی۔ اب تجویز ہے کہ اسے بڑھا کر ایک فیصد کیا جائے۔ چودہ روپے فی مکسر فٹ کی شرح سے لاگو فارسٹ ڈیوٹی کو بڑھا کر بیس روپے فی مکسر فٹ کیا جا رہا ہے تاہم جنگلات کی کٹائی پر عائد پابندی سختی سے نافذ رہے گی۔ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ آبیانے اور آبپاشی کے 205 ملین روپے کے بقایاجات جلد از جلد وصول کئے جائیں۔ ناکامی کی صورت میں ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف انظباطی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جبکہ اچھے نتائج دکھانے والوں کو مناسب انعام ملے گا۔ محکمہ زراعت 30 جون 1997 سے قبل امداد باہمی کے 90 ملین روپے کے قرضے وصول کرکے صوبائی حکومت کو ادا کریگا، اس وصولی کے لئے محکمہ امداد باہمی اور محکمہ زراعت کے اہلکار ذاتی طور پر ذمہ دار ہونگے۔ معدنی شعبے میں رائلٹی اور مختلف اقسام کے لائسنسوں کی شرح میں نظر ثانی کی تجویز ہے۔ اس کے علاوہ ہوٹل ٹیکس، Welfare Cess اور چند Minor levies میں کچھ تبدیلیوں کی تجویز ہے جس کی تفصیلات فنانس بل 1997 میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔ جناب عالی! ٹیکسوں کو معقول بنانے، ان کی ترتیب نو اور اصلاحات سے صوبائی حکومت

کو 692.617 ملین روپے کی اضافی رقم فراہم ہونے کا اندازہ ہے۔

(تالیاں)

معزز سپیکر صاحب! آخر میں مَیں آپ کا اور اس ایوان کے معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے صبر و تحمل سے سُنا۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی بھرپور تائید و تعاون اور خدا کے فضل و کرم سے ہم ترقی و کامرانی کے ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔ علامہ اقبال کے الفاظ میں۔

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
اس قدر ہو گی ترنم آفریں باد بہار
نکہت خوابیدہ غنچے کی نوا ہو جائے گی

(تالیاں)

جناب سپیکر! مجھے اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 98-1997 کیلئے Annual Budget Statement اور Finance Bill, 1997 پیش کرنے کی اجازت دیجئے۔ شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔

(تالیاں)

Mr . Speaker: The Annual Budget Statement for the year , 1997-98 stands presented . The Hon'ble Minister for Finance , NWFP , to please introduce the North West Frontier Province Finance Bill , 1997 before the Assembly . The Hon'ble Chief Minister in the capacity of Minister for Finance, please!

Sardar Mehtab Ahmad Khan (Chief Minister): Mr. Speaker Sir,

I beg to introduce the Annual Budget Statement and the Finance Bill for the year, 1997-98.

Mr. Ahamad Hassan Khan: Mr. Speaker Sir, we oppose it.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Mr. Ahmad Hassan Khan: Sir, we oppose it and that has come on the record.

Mr. Speaker: That has come on the record and you have got sufficient tim. The sitting is adjourned and we will meet after ten minutes sharp for the Supplementary Budget, 1996-1997. Thank you.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی دس منٹ کیلئے ملتوی ہوگئی۔)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر صاحب مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

ضمنی بجٹ برائے سال 1996-97

Mr. Speaker: The Hon'ble Minister for Finance, NWFP., to please present the Supplementary Budget for the year, 1996-97 before the Assembly. The Hon'ble Chief Minister in the capacity of Finance Minister, NWFP., please!

ضمنی بجٹ برائے سال 1996-97

سردار مہتاب احمد خان (وزیر اعلیٰ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے حکومت صوبہ سرحد کا آئندہ مالی سال 1997-98 کا بجٹ اس معزز ایوان میں پیش کیا تھا اور اب میں صوبہ سرحد کا ضمنی بجٹ برائے مالی سال 1996-97 پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! جیساکہ آپ کو علم ہے کہ مالی سال 1996-97 ایک مشکل سال تھا جس کے دوران صوبائی حکومت کو مالی وسائل کی شدید کمیابی کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت صوبہ سرحد کو اپنے اخراجات میں نمایاں کمی کرنا' یہ کمی دونوں مدوں یعنی غیر ترقیاتی اور ترقیاتی بجٹ میں کی گئی اور یہ کمی اسلئے بھی ضروری تھی کہ اس پسماندہ صوبہ کی معیشت پر مزید بوجھ نہ ڈالا جائے۔

سال 1996-97 میں یکم جولائی کو حکومت کا اورڈرافٹ 180.5971 ملین روپے تھا۔ یہ اورڈرافٹ بڑھ کر ستمبر 1996 میں 2220.721 ملین روپے تک پہنچ گیا۔ بعد ازاں شدید مالی بحران سے بچنے کیلئے حکومت کو کچھ سخت فیصلے کرنے پڑے۔ ان میں صوبائی جاریہ بجٹ کو وسائل کی حد تک کم کرنا' ترقیاتی بجٹ کو این ای سی کے منظور شدہ حجم کے مطابق رکھنا اور اورڈرافٹ کو ختم کرنا شامل ہیں۔

محترم سپیکر! سال 97-1996 کے دوران حکومتی اخراجات کو وقتی طور پر سٹیٹ بینک سے قرض لے کر پورا کیا گیا۔ سال کے دوران حکومت نے 200 ملین روپے کی خطیر رقم صرف سٹیٹ بینک کو ان قرضوں کی مارک اپ کی ادائیگی کے لئے مہیا کی ہے۔ مندرجہ بالا حقائق سے یہ بات آپ پر پوری طرح عیاں ہو گئی ہوگی کہ ہماری حکومت کو کس قدر شدید مالی بحران کا سامنا تھا لیکن ہم نے اس چیلنج کو جرأت کے ساتھ قبول کیا اور بہتر مالی نظم و ضبط کے ذریعے اس پر کامیابی سے قابو پا لیا جس کی وجہ سے میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت صورتحال بہت زیادہ مایوس کن ہونے کی بجائے تسلی بخش ہے اور انشاء اللہ آئندہ سال اس کے مزید بہتر ہونے کے روشن امکانات ہیں۔

جناب والا! یہاں یہ عرض کرنا بے جا نہ ہوگا کہ حکومت کو ایسے تمام ناگزیر اخراجات کی منظوری اس ایوان سے لینی پڑتی ہے جو بجٹ پیش کرتے وقت بجٹ میں شامل نہیں ہوتے۔ ایسی تمام تجاویز نئی سروسز کے زمرے میں آتی ہیں اور ان کیلئے اس معزز ایوان کی منظوری لازمی ہوتی ہے اگرچہ ان نئے اخراجات کو دوسری مدوں سے بچت کرکے پورا کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جاریہ بجٹ سال 97-1996 کا تخمینہ 26862 ملین روپے اس معزز ایوان نے منظور کیا تھا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ ہماری حکومت نے اس کو کم کرکے 25800 ملین روپے کرنا تجویز کیا ہے۔ اس طرح بجٹ کے مقابلے میں ترمیم شدہ بجٹ تخمینہ جات 1062 ملین روپے کم ہے۔ اسلئے Current expenditure جاریہ اخراجات میں سپلیمنٹری تکنیکی نوعیت کی ہے جس کی کُل رقم 373.298 ملین روپے بنتی ہے، جس کی تفصیل یوں ہے:۔

گورنر ہاؤس	2.134 ملین روپے۔
لینڈ مینجمنٹ	0.500 ملین روپے۔

جناب والا! جیساکہ میں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ یہ سپلیمنٹری تمام کی تمام تکنیکی نوعیت کی ہیں کیونکہ یہ اخراجات اسمبلی سے منظور شدہ بجٹ کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے کئے گئے ہیں۔ نہ تو کرنٹ بجٹ کے سائز سے تجاوز کیا گیا ہے، درحقیقت صوبہ سرحد کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ نظرثانی شدہ (RevisedEstimates) .بجٹ کا حجم، بجٹ تخمینہ جات (Budget Estimates) سے کم کیا گیا ہے۔ تاریخی طور پر ہمیشہ سے ایسا ہوتا آرہا ہے کہ نظرثانی شدہ بجٹ، بجٹ تخمینہ جات سے زیادہ ہوتے ہیں چاہے اس کی وجہ مالی بدنظمی یا فضول خرچی یا نظم و ضبط کی کمی ہو۔ اس سال نظرثانی شدہ بجٹ (Revised Estimates) کی رقم 25800 ملین روپے، بجٹ کی کل رقم یعنی 26862 ملین روپے کے مقابلے میں 1062 ملین روپے کم ہے جو کہ بچت، کفایت شعاری اور بہتر مالی نظم و ضبط کی بہترین مثال ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کی اجازت سے Supplementary Budget Statment اس معزز ایوان کی منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔ جناب والا! میں آپ کا اور معزز اراکین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری معروضات کو صبر و تحمل سے سُنا۔ شکریہ۔ پاکستان پائندہ باد۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The Supplementary Budget for the year, 1996-97 stands presented. The sitting is adjourned and we will meet again on Thursday, the 19th of June 1997 at 9.30 a.m. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس 19 جون 1997 بروز جمعرات ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہوگیا۔)